انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ للعہ
ششماہی ۔ ھر
سہ ماہی ۔ ۲
بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۶ | ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶۔ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج جسم میں درد کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؎

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ کسی وقت ضعف ہو جاتا ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کامل کے لئے دعا فرمائیں ؎

تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مردوں۔ عورتوں۔ اور بچوں کے علیحدہ علیحدہ جلسے منعقد کرنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس کی تعمیل میں مختلف محلوں میں جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ماٗمورین الٰہی کو دُکھ اور تکالیف کیوں دیجاتی ہیں؟

"یہ امر انسانی عادت میں داخل ہے۔ کہ جب کوئی نیا انسان اس کے سامنے آتا ہے تو آنکھیں اس کو تاڑتی ہیں۔ کہ یہ اس کا قد ہے۔ یہ رنگ ہے۔ آنکھیں ایسی ہیں۔ صورت شکل ایسی ہے۔ غرض سر سے لے کر پیر تک اس کو تاڑتا ہے۔ یہاں تک کہ نظر میں محدود ہو کر آخر کار اس کا رعب کم ہو جاتا ہے اسی طرح نبیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وُہ آتے ہیں۔ تو وُہ معمولی انسان ہوتے ہیں۔ تمام حوائج بشری اور ضروریات ان کے ساتھ ہوتی ہیں۔ اس لئے وُہ جو کچھ فوق الفوق باتیں بتاتے ہیں۔ دُنیا کی نظر میں وہ اچنبا ہوتی ہیں۔ اس لئے انکار کیا جاتا ہے۔ ان کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ اُن سے ہنسی کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی تکالیف اور ایذا رسانی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کے دل میں حضرت موسےٰ اور حضرت مسیحؑ کی ہی بڑی عزت کیوں نہ ہو۔ لیکن جس جگہ میں بیٹھا ہوں۔ اگر آج اسی جگہ حضرت موسےٰ یا حضرت مسیح ہوتے۔ تو وہ بھی اسی نظر سے دیکھے جاتے۔ جس نظر سے میں دیکھا جاتا ہوں ؎

یہی بھید ہے۔ کہ ہر نبی کو دکھ دیا گیا۔ اور ضروری امر ہے۔ کہ ہر ایک جو خدا کی طرف سے مامور اور مرسل ہو کر آئے۔ وُہ اپنی قوم میں کیسا ہی معزز اور امین اور صادق ہو۔ لیکن اس کے دعوے کے ساتھ ہی اس کی تکذیب شروع ہو جاتی۔ اور اس کی تذلیل اور ہلاکت کے منصوبے ہونے لگتے ہیں ؎

مگر ہاں جیسے یہ لازمی امر ہے۔ کہ ان کی تکذیب کی جاتی۔ اُن کو دکھ دیا جاتا ہے۔ یہ بھی سچی اور یقینی بات ہے۔ کہ ایک وقت آجاتا ہے۔ کہ ان کی جماعتیں مستحکم ہو جاتی ہیں۔ وُہ دُنیا میں صداقت کو قائم کر دیتے۔ اور راستبازی کو پھیلا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کے بعد ایک زمانہ آتا ہے۔ کہ ایک دُنیا اُن کی طرف ٹوٹ پڑتی۔ اور وُہ ان تعلیمات کو قبول کر لیتی ہے جو وُہ لے کر آتے ہیں۔ گو اپنے زمانہ میں اُن کو دکھ دینے میں کوئی کسر نہ رکھی گئی ہو۔ اور نہیں رکھی جاتی"۔ (ملفوظاتِ احمد صفحہ ۲۸۱)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے ؛

احمدیہ ٹورنامنٹ کا تیسرا اور چوتھا دن

قادیان ۲۶ جون۔ کل بروز ہفتہ بعد نماز عصر ۱۰۰ گز کی دوڑ ہوئی جس میں جملہ اداروں کے کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ یوسف علی (یونین کلب) اور عطاء اللہ نثار (احمدیہ سپورٹس کلب) دوم رہے۔ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔

اس کے بعد جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے مابین کبڈی کا میچ ہوا۔ مرزا برکت علی صاحب ریفری اور ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ جج تھے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کو کامیابی ہوئی۔

آج بعد نماز عصر ہائی جمپ (اونچی چھلانگ) کا مقابلہ ہوا۔ متعدد اصحاب نے حصہ لیا۔ محمد سعید اور نثار احمد (یونین کلب) اول و دوم رہے۔

پھر یونین کلب اور احمدیہ سپورٹس کلب کے مابین ہاکی کا میچ ہوا۔ میچ نہایت دلچسپ تھا۔ خوب تیز اور باقاعدہ کھیل ہوا۔ احمدیہ سپورٹس کلب کی طرف سے فضل الرحمن غازی اور مرزا حمید احمد خاص طور پر اچھا کھیلے۔ یونین کلب کی طرف سے نثار احمد کا کھیل بہترین رہا۔ اپنے کھلاڑیوں کے آپس میں تعاون ہنر مندی کی وجہ سے احمدیہ سپورٹس کلب تین گول پر جیتا۔ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اور صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی ریفری تھے۔ مرزا گل محمد صاحب نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ یہ میچ بہترین میچ تھا۔ کیونکہ ہر دو طرف کہنہ مشق اور چیدہ کھلاڑی تھے۔

۴½ بجے شام آدھ گھنٹہ کے لئے کبڈی کا میچ ہوا۔ جس میں احمدیہ نشنل کور اور مدرسہ احمدیہ کا ایک دوسرے سے تھا۔ احمدیہ کور کے کھلاڑی نسبتاً جسیم اور طاقتور تھے۔ مگر احمدیہ سکول کے مقابلہ میں انہیں صرف ۴ نمبروں کی زیادتی سے کامیابی ہوئی ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور ہدیہ خلوص

جماعت احمدیہ لائلپور نے مندرجہ ذیل قرارداد اپنے ایک اجلاس میں پاس کی ہے۔

جماعت احمدیہ لائلپور کا ہر فرد اپنے آقا و مولےٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنی طرف سے ہدیہ خلوص پیش کرتے ہوئے اس امر کے اظہار کی جرأت کرتا ہے۔ کہ وہ حضور کے ادنےٰ سے اشارہ پر ہر قسم کی جانی مالی اور جذباتی قربانی کرنے کو اپنے لئے واحد ذریعہ نجات یقین رکھتا ہے۔ اور یہ یقین کرتا ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنے واجب الاطاعت امام کے گوشہ چشم کے اشارہ پر اپنا سب کچھ حضور کے قدموں پر نچھاور کردے۔ اور حضور سے ہر فرد التجا کرتا ہے۔ کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اس عہد کو

اخبار احمدیہ

قرارداد تعزیت

۲۴ جون ۱۹۳۸ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ پشاور کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں (۱) جماعت احمدیہ پشاور کا یہ اجلاس خان بہادر محمد علی خان صاحب مرحوم و مغفور رئیس کوہاٹ کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتا ہوا مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور خداوند تعالےٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ وہ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو مرحوم کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز جماعت احمدیہ کو خان بہادر مرحوم کی جگہ نعم البدل عنایت فرمائے۔ آمین (۲) قرار پایا کہ مندرجہ بالا قرارداد کی نقول خان ظہور احمد خان صاحب بی۔ اے پسر خان بہادر صاحب مرحوم و مغفور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں ؛ خاکسار عبد المالک سکرٹری امور عامہ پشاور

جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ ۳ و ۴ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ بمطابق ۲ و ۳ جولائی ۱۹۳۸ء بروز ہفتہ و اتوار مقرر ہے ضلع شیخوپورہ اور ضلع لاہور کی احمدی انجمنوں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اس جلسہ میں شریک ہو کر رونق بڑھائیں غیر احمدی صاحبان سے مناظرہ کا بھی امکان ہے۔ خاکسار سید ولائت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین

امتحان بی۔ اے میں کامیابی

عزیزم ناصر احمد نے امسال گورنمنٹ کالج لائلپور سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے الحمد للہ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو خدمت دین کا ایک مؤثر بنائے آمین۔ خاکسار احمد الدین میڈیکل پریکٹیشنر محمود آباد سندھ

اعلان

چودہری عبد المجید خان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ نے دسوہا تحصیل ضلع ہوشیارپور میں پریکٹس شروع کی ہے۔ دوست ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ خاکسار عطا محمد خان دسوہا ضلع ہوشیارپور

درخواست ہائے دعا

چودھری محمد مدد علی صاحب کھیکی منڈی کی لڑکی جل جانے کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ محمد شفیع صاحب سیالکوٹ کا بچہ مسعود احمد صاحب تین ماہ سے بیمار ہے۔ مستری غلام محمد صاحب قادیان کے ہاتھوں پر خطرناک پھوڑے نکلے ہوئے ہیں۔ مولوی عبد الکریم صاحب جہلمی کے لڑکے کی آنکھ میں تب ٹوٹ کر لگ گئی ہے۔ جس سے سخت تکلیف ہے ان سب کی صحت کے لئے نیز لاہور کی جماعت کے مخلص ممبر ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب انگلینڈ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جولائی میں امتحان دیں گے۔ عبد اللہ خان صاحب ایک اچھی جگہ تبادلہ کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔

ولادت

۲۷ مئی میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبد الوہاب نام رکھا۔ خاکسار محمد عبد اللہ قادیان

دعائے نعم البدل

ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی صاحب جگادھری ضلع انبالہ کی لڑکی محمودہ بعمر ۱½ وفات پاگئی احباب دعائے نعم البدل کریں ؛

حسن صاحب رہتاسی کہاں ہیں

میرے والد حسن صاحب رہتاسی کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہیں۔ خاکسار کو ان کے ساتھ ضروری کام ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو براہ مہربانی مجھے اطلاع دیں ؛ خاکسار عبد السلام قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

ہندو عورتوں کے لئے حقِ طلاق حاصل کرنے کی کوشش

جس طرح دوسرے انسانی کاموں میں غلطی اور کوتاہی کا پایا جانا محال نہیں۔ اور جب نتائج اور اثرات کے لحاظ سے غلطی ثابت ہوجائے۔ تو اس کی اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح ایک مرد اور ایک عورت کو خاوند اور بیوی کے رشتہ میں منسلک کرنے والے بھی چونکہ انسانی ہاتھ ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض اوقات یہ رشتہ بجائے ایک دوسرے کی سکینت اور آرام و آسائش کے الٹا دکھ اور تکلیف۔ عداوت اور دشمنی کا موجب ثابت ہوجاتا ہے۔ اور کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس کے تجویز کرنے والوں سے دانستہ نہیں۔ تو نادانستہ ضرور ایسی غلطی سرزد ہوتی ہے جس کا خمیازہ ایک مرد و عورت کو اٹھانا پڑتا ہے۔ ایسی غلطی کی اصلاح کے لئے اسلام نے اول تو یہ حکم دیا ہے۔ کہ مرد و عورت کے بزرگ اور خیر خواہ دونوں کی شکایات سنکر ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر اس میں کامیابی نہ ہو۔ اور مصالحت پیدا نہ ہوسکے تو مرد و عورت علیحدگی اختیار کرلیں۔ یہ علیحدگی اگر مرد کی طرف سے ہو۔ تو اس کا نام طلاق ہے۔ اور اگر عورت کی طرف سے ہو۔ تو اسے خلع کہا جاتا ہے۔ گویا اسلام نے مرد و عورت دونوں کو اختیار دیا ہے۔ کہ اگر ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر نہ کرسکے۔ تو علیحدگی اختیار کرسکتا ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کے حالات دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی پیش آسکتے اور پیش آتے رہتے ہیں۔ لیکن انہیں قطعاً اجازت نہیں ہے۔ کہ علیحدگی اختیار کرکے اس مصیبت سے نجات پاسکیں۔ جو ان کے سرپرستوں نے غلطی سے ان کے لئے پیدا کردی۔ بلکہ یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہ میاں بیوی کا رشتہ ایسا ہے۔ کہ خواہ حالات کیسے ہی خطرناک حد کو پہونچ جائیں۔ کبھی ٹوٹ ہی نہیں سکتا۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض رشتے ایسے بھی ہیں۔ جو کسی صورت میں ٹوٹ نہیں سکتے۔ مگر وہ وہی ہیں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے قانون قدرت نے قائم کئے ہیں۔ مثلاً ماں باپ کا رشتہ۔ بہن بھائی کا رشتہ۔ لیکن میاں بیوی کا رشتہ ایسا نہیں ہے۔ اسے خاندان کے بزرگ۔ یا مرد و عورت خود تجویز کرتے ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسے خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم ہونے والے رشتوں کی طرح کبھی نہ ٹوٹ سکنے والا سمجھا جائے۔ اور صریح طور پر اس کی غلطی ثابت ہوجانے کے باوجود اس کی اصلاح کی کوشش نہ کی جائے۔

اس قسم کی عقلی وجوہات کے علاوہ روزمرہ کے واقعات اور حالات بھی یہی فتوے دے رہے ہیں۔ کہ اگر ایک مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کرنے میں اندازہ کی غلطی ہوجائے۔ اور وہ غلطی ناقابل برداشت حد کو پہونچ جائے۔ تو اس کی اصلاح ضرور کرنی چاہیئے۔ اگرچہ راسخ العقیدہ ہندو اب بھی اس کے خلاف ہیں۔ لیکن ان کی مخالفت روز بروز مدھم ہوتی جارہی ہے اور اصلاح کے خواہش مند لوگ قوت اختیار کرتے جارہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت جہاں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں اس کے متعلق بل پیش کیا جارہا ہے۔ وہاں سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی میں بھی اسی قسم کے بل پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ چونکہ ان کی تائید میں نہ صرف ہندو عورتیں پُر زور آواز اٹھا رہی ہیں۔ بلکہ اکثر ہندو مرد بھی اس لئے امید ہے۔ یہ ضرور پاس ہوجائیں گے اور ان کے پاس ہوجانے کے بعد ہندو عورتوں کو حق حاصل ہوجائے گا۔ کہ ناقابل برداشت اور ناقابل اصلاح حالات میں خاوندوں سے علیحدگی اختیار کرسکیں۔

اس میں کامیاب ہوجانے پر جہاں ہمیں اس لئے خوشی ہوگی۔ کہ ہندو عورتوں کو ایک بہت بڑی مصیبت سے نجات پانے کا رستہ مل جائیگا وہاں ہمیں یہ کہنے کا بھی حق ہوگا۔ کہ اسلام آج سے تیرہ سو سال قبل عورتوں کو جو حق دے چکا ہے۔ وہی اب ان کی مشکلات کو دور کرنے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ ان حالات میں کیا ان کا فرض نہیں ہے۔ کہ اسلام کی دوسری تعلیم کے متعلق بھی غور و فکر کریں اور صحیح معنوں میں اسے قبول کرکے دین و دنیا کی سکینت حاصل کریں۔

غریب ترین ملک کا اسراف

ہندوستان کی غربت کا رونا آئے دن رویا جاتا ہے۔ اور اس کے باشندوں کی اوسط آمدنی چھ پائی روزانہ بتائی جاتی ہے۔ لیکن ایسے مفلس اور قلاش ملک میں روپیہ کو جس طرح ضائع کیا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔ کہ اس ملک میں مذہبی ادارات یعنی مندر۔ گوردوارے۔ مٹھ اور خانقاہیں وغیرہ دو لاکھ کی تعداد میں ہیں۔ جنکی سالانہ مجموعی آمدنی ۵۰ کروڑ روپیہ ہے۔ جو یونہی ضائع جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں ۵۲ لاکھ گداگر ہیں۔ اگر ان میں سے ہر ایک کی روزانہ آمدنی کی اوسط دو آنہ بھی سمجھ لی جائے۔ تو گویا وہ روزانہ سات لاکھ روپیہ لے جاتے ہیں۔ یعنی ۲۶ کروڑ سالانہ۔

علاوہ ازیں محکمہ آب کاری کی رپورٹ کے مطابق اس ملک میں ۵۳ کروڑ روپیہ سالانہ کی شراب۔ سات کروڑ روپیہ سالانہ کی چرس۔ پوست اور بھنگ تین کروڑ روپیہ کی افیون۔ بائیس کروڑ روپیہ کا تمباکو۔ اور آٹھ کروڑ روپیہ کے سگریٹ خرچ ہوتے ہیں۔

گویا ہندوستان کا ایک سو چھتر کروڑ روپیہ اس طرح ہر سال ضائع ہوجاتا ہے جس سے نہ ملک و وطن کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اور نہ اہل ملک کو۔ بلکہ الٹا اہل ملک کی صحت کی بربادی اور اخلاق کی تباہی کا موجب ہے۔ اگر بہی خواہان وطن ہندوستان کو صرف اس ہلاکت خیز اسراف سے ہی بچاسکیں۔ تو یہی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

جعلی سکّے اور حکومت

عرصہ سے پبلک کو یہ شکایت ہے۔ کہ جعلی سکوں کے باعث اسے طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ شکایت کئی بار اخبارات میں بھی آچکی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ حکومت نے اس کے متعلق کوئی تسلی بخش انتظام نہیں کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہورہا ہے۔ کہ پبلک کی مشکلات اور زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ اور اب تو نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اگر دس روپے کے کرنسی نوٹ کی ریزگاری کسی دوکاندار سے لی جائے۔ اور پھر انہی روپوں میں سے اسی سے سودا لیا جائے۔ تو وہ انہیں لینے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ پھر ایک اور مصیبت یہ ہے کہ ملکہ کے روپوں کو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور تو اور نیم سرکاری ادارے مثلاً محکمہ ڈاکخانہ وغیرہ اسے بھی انکار کردیتے ہیں۔ جس سے سکوں کے متعلق پبلک کے شبہات بہت بڑھ رہے ہیں۔ حیرت کی بات ہے۔ کہ حکومت ہند کے اس اعلان کے باوجود کہ ملکہ کا روپیہ لیگل ٹنڈر ہے۔ اور کہ جو شخص اسے محض اس وجہ سے قبول نہیں کرے گا۔ کہ وہ ملکہ کا ہے۔ وہ مستوجب سزا سمجھا جائیگا

حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل کئے گئے تھے

از جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ

(۲)

سلامٌ علیہ کا مطلب

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق جو یہ خیال کیا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی آیت وسلامٌ علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیًّا سے پایا جاتا ہے کہ وہ قتل نہیں ہوئے۔ یہ استدلال درست نہیں۔ کیونکہ اگر اس سلامتی کا تعلق جس کا ذکر اس آیت میں ہے قتل سے محفوظ رہنا ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ وہ نہ ولادت کے روز قتل ہوئے تھے۔ نہ موت کے روز قتل ہوئے نہ بعثت کے روز قتل ہوں گے۔ علاوہ اس کے اگر یہ سلامتی قتل کے اس لئے خلاف ہے۔ کہ قتل میں اعدام ہوتا ہے۔ تو کیا موت میں اعدام نہیں ہوتا۔ اور اگر اس وجہ سے وہ سلامتی کے منافی ہے۔ کہ اس میں سخت ضرر رسانی اور انتہائی دُکھ پہونچانا اس کے لئے لازم ہے۔ تو کیا انبیاء کو انتہائی درجہ کے دکھ نہیں پہونچائے گئے۔ اور کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو جو جسمانی دکھ پہونچائے گئے۔ وہ قتل کے دکھ سے کچھ کم تھے نیز اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ یعنے جو لوگ خدا کے برگزیدہ ہوتے ہیں۔ ان پر خدا کی طرف سے سلام ہوتا ہے۔ اور انہیں خاص طور پر سلامتی عطا کی جاتی ہے پھر اللہ تعالےٰ دوسرے مقام میں اپنے برگزیدوں کی تین قسمیں بیان فرماتا ہے۔ کہ ان میں سے بعض اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور وہ اعلیٰ مراتب کے پانے والوں میں شامل نہیں ہوتے۔ اور بعض درمیانی حالت میں ہوتے ہیں۔ اور بعض بہت آگے بڑھ جانے والے اور نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہوتے ہیں۔ پھر کیا آیت سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان تین قسم کے لوگوں میں سے کسی قسم کا کوئی برگزیدہ بھی قتل نہیں ہوسکتا۔ اور اگر یہ آیت ان لوگوں کے قتل کی منافی نہیں ہے تو آیت سلامٌ علیہ یوم ولد و یوم یموت حضرت یحییٰ کے قتل کے منافی کیونکر ہوسکتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ موت کا لفظ جب تک لفظ قتل کے مقابل پر واقع نہ ہو۔ اس وقت تک قتل پر بھی حاوی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی آیت کل نفسٍ ذائقة الموت سے ثابت ہوتا ہے

باقی رہی یہ بات کہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسےٰ ہر دو کے لئے جو سلامٌ کا لفظ آیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے اور ان میں مابہ الاشتراک کیا امر ہے۔ سو یاد رہے۔ کہ جس طرح تمام انبیاء میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو مخصوص طور پر ان کی قوم نے کافر قرار دیا۔ اور اس وجہ سے انہی کے متعلق ارشاد ہوا کہ ما کفر سلیمان ورنہ یوں تو ہر ایک نبی کو اس کی قوم راہ ہدایت سے دور اور کافر قرار دیتی رہی۔ اسی طرح اگرچہ ہر ایک نبی کو اس کے مخالفین نے ناکامی کی موت مارنا چاہا۔ مگر اس خصوص میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسےٰ کو ایک امتیاز حاصل ہے۔ کہ انہیں ان کی قوم خاص طور پر ناکامی کی موت مارنے کی متمنی تھی۔ سو اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق پہلے سے وعدہ فرما دیا۔ کہ وہ ناکامی کی موت سے بچائے جائیں گے یعنی جب تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک وہ نہ تو قتل کی موت سے اس دنیا سے اٹھیں گے نہ طبعی موت سے۔ اور جب تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں سلامتی ان کے شامل حال رہے گی۔ اور یہ کہ حقیقتاً ان کی پیدائش سے مقصود ہی اس مقصد کو پورا کرنا تھا۔ اور قیامت کے روز وہ خدا تعالےٰ کے سامنے اور لوگوں کی موجودگی میں شرمندہ اور رسوا نہیں ہوں گے۔ کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ اور انہیں اس رسوائی سے اسی طرح ممتاز طور پر سلامتی بخشی جائے گی۔ جیسا کہ ممتاز طور پر ان کی قوم نے انہیں اس شرف سے بے بہرہ رکھنا چاہا تھا۔

انجیلی بیان

رہی یہ بات کہ انجیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ دعوئے نبوت کے بعد بہت جلد شہید کئے گئے۔ سو نہ تو انجیلی بیان کی تفصیلات اور ہر جزوی امر کا درست ہونا ضروری ہے۔ اور نہ ہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ جس مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے تھے اس میں کامیاب ہونے سے پہلے قتل کئے گئے۔ پس ان کا قتل ہونا ان کو ناکام ثابت نہیں کرتا۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو قتل فی نفسہٖ ناکامی کا نشان نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض حالات میں وہ کامیابی کا ایک بین نشان ہوتا ہے چنانچہ حضرت امام حسین کی شہادت جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے۔ ان کی ناکامی کا نشان نہیں۔ بلکہ ان کے مقصد میں ان کی کامیابی کا ایک روشن نشان ہے ؛

ہر قتیل فی سبیل اللہ یحییٰ ہے

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کی نفی میں ایک دلیل یہ بھی دی گئی ہے۔ کہ یہ نام ہی قتل کے منافی ہے۔ مگر اس استدلال کی حقیقت خوش فہمی سے بڑھ کر نہیں۔ قرآن کریم ہر ایک قتیل فی سبیل اللہ کا نام یحییٰ رکھتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتٌ بل احیاءٌ

بشارت کی وجہ سے غیر معمولی عمر ضروری نہیں

رہی یہ بات کہ ایسی بشارت کی موجودگی میں جو اس نام سے پائی جاتی ہے۔ غیر معمولی عمر پانا ضروری ہے یا نہیں سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات آپ کی تحریرات و تقریرات اور آپ کے کشوف و الہامات پر اطلاع رکھنے والے شخص سے یہ بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ کہ ایسی بشارتوں کے پورے ہونے کے لئے کسی غیر معمولی عمر کا پانا ضروری نہیں ہوتا۔ کیا مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کی پیدائش اور عمر پانے کے متعلق جو الٰہی بشارت تھی اور جو نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ کیا اس سے قطعی طور پر ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ایسی بشارات کے لئے کسی غیر معمولی عمر کا پانا ضروری نہیں ہوتا ؛

اسی طرح حصور کے لفظ سے بھی ان کے قتل کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔ اور اس کے کوئی معنے ایسے نہیں جو قتل کے منافی ہوں۔ چنانچہ خود مولوی ابوالعطاء صاحب نے بھی اس ضمن میں "گویا اس میں بھی یہ اشارہ ہے" کے الفاظ رکھ کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس استدلال کی حقیقت ایک لطیفہ سے بڑھ کر کچھ نہیں ؛

آخر میں استدعا کرتا ہوں۔ کہ کوئی احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور آپ کے فیصلوں پر نگاہ کرتے ہوئے اپنے اختیارات کو اس قدر وسعت نہ دے۔ کہ حضور کے فیصلوں پر اپنے آپ کو حکم قرار دے۔ کسی کو یہ منصب حاصل نہیں۔ کہ حضور کے فیصلوں اور احکام اور ارشادات کو دو حصوں پر تقسیم کرکے ایک کو واجب القبول اور دوسرے کو غیر واجب القبول بنائے

غیر مبایعین کی بُنیاد "رِیگ رواں" پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرضِ بعثت ایک منظم جماعت پیدا کرنا ہے

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنی "قوم" کے سامنے انگریزی ترجمۂ قرآن کا چرچا اس کثرت اور شد و مد سے کیا۔ کہ اس نے خیال کر لیا۔ بس اس ترجمہ کی اشاعت ہی درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض تھی۔ اور اس ترجمہ سے ہی ہم ساری دُنیا کو فتح کر لیں گے۔ انگریزی ترجمہ کے متعلق میں ایک مفصل مضمون "الفضل" کی ایک قریبی اشاعت میں شائع کرا چکا ہوں۔ مقامِ مسرت ہے۔ کہ ربع صدی کی ٹھوکروں کے بعد اہلِ پیغام پر حقیقت منکشف ہو رہی ہے۔ اور ان کی آنکھوں کے آگے سے وُہ پردہ اُٹھ رہا ہے جو مولوی محمد علی صاحب نے نہایت ہوشیاری سے ڈال رکھا تھا۔ اور اب انہیں اعتراف کرنا پڑا ہے۔ کہ ان کی ترقی "محض سراب" اور ان کی بنیاد "ریگِ رواں" پر ہے۔ اور وُہ اپنی موجودہ حالت میں موت کے مونہہ میں ہیں۔ ان کا منتشر اور پراگندہ گروہ ہرگز ہرگز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کو پورا نہیں کر رہا۔ اور اگر یہی شتر گربہ رہے۔ اور وُہ اسی غلط راستے پر چلتے رہے۔ تو کبھی بھی اس غرض کو پُورا نہیں کر سکیں گے۔

اخبار "پیغام صلح" اپنی تازہ اشاعت (۱۷ جون) میں لکھتا ہے:-

"**ہماری جماعت کی روش بہت حد تک نرم ہے۔ ہم نے اپنی جماعتی صورت کا انحصار ایک ایسی قوت پر رکھا ہے۔ یا رکھنے کی کوشش کی ہے۔ جو محض سراب اور ریگ رواں ہے۔ جس کی بیّن** وجہ یہ ہے۔ کہ آج تک ہماری توجہ **صرف اشاعتِ اسلام کی طرف رہی ہے۔ ہم نے کبھی جماعتی استحکام کی طرف التفات کیا ہی نہیں**"

میں دریافت کرتا ہوں۔ کہ وُہ کونسی قوت تھی جس پر غیر مبایعین نے اپنی جماعتی صورت کا انحصار رکھا۔ یا رکھنے کی کوشش کی ہے؟ کیا اس قوت سے مراد جناب مولوی محمد علی صاحب کی امارت اور ان کا صدر انجمن احمدیہ سے تنخواہ لے کر کیا ہوا ترجمہ انگریزی نہیں؟ یقیناً یہی وُہ "قوت" ہے جس پر غیر مبایعین نے اپنی جماعتی صورت کا انحصار رکھا۔ اور یہی وُہ نام نہاد قوت ہے۔ جسے ۲۴ سالہ تجربہ کے بعد غیر مبایعین "محض سراب اور ریگ رواں" قرار دے رہے ہیں۔ پس غیر مبایعین کی ترقی محض سراب اور ان کا ادعائے کامیابی محض غلط ٹھہرا۔ اس ناکامی اور نامرادی کا سبب "پیغام صلح" کے نزدیک یہ ہے۔ کہ وُہ آج تک صرف اشاعت اسلام کرتے رہے ہیں۔ جماعتی استحکام کی طرف انہوں نے بالکل التفات نہیں کیا۔ مگر یہ بیان ہرگز درست نہیں۔ اول تو اگر وہ محض لِلّٰہ اشاعتِ اسلام کرتے۔ تو اللہ تعالےٰ ان کو اس طرح **تحسبھم جمیعاً و قلوبھم شتّٰی** کا مصداق نہ بناتا۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ اشاعتِ اسلام کرنے والی جماعت کی بنیاد محض سراب۔ اور ریگ رواں پر ہو؟ درخت اپنے پھل سے شناخت کیا جاتا ہے۔ موجودہ نتیجہ بتا رہا ہے۔ کہ غیر مبایعین کی مزعومہ اشاعتِ اسلام اللہ تعالےٰ۔ اور اس کے دین کے لئے نہ تھی۔ اسی لئے ان کی مساعی صحیح معنوں میں مشکور نہیں ہوئیں۔ اور آج بھی ان کی بنیاد ریگِ رواں پر ہے۔

دوم واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ غیر مبایعین روزِ اول سے ہی "استحکامِ جماعت" کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ "پیغام صلح" کے گزشتہ فائل اس پر گواہ ہیں۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اس میں بُری طرح ناکام کیا۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہی ہوتا۔ کیونکہ خدا کا نوشتہ بدل نہیں سکتا۔ اس نے انہی دنوں جبکہ غیر مبایعین کے امیر فخر و مباہات سے لکھ رہے تھے۔ کہ میاں محمود کو تو "جماعت کے بمشکل بیسویں حصہ" نے ہی خلیفہ تسلیم کیا ہے۔ گویا غیر معمولی اکثریت مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ تھی۔ ہاں انہی غم وہم کے دنوں میں اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے ہمارے محبوب آقا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے فرمایا تھا۔ **جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا** یعنی غیر مبایعین کو کبھی استحکام حاصل نہ ہوگا۔ اور یہ گروہ جماعت احمدیہ کے سامنے مغلوب رہے گا۔

پس یہ سراسر غلط ہے۔ کہ غیر مبایعین نے استحکامِ جماعت کے لئے التفات نہیں کیا۔ یہ تو عذرِ گناہ بدتر از گناہ ہے۔ کیا ان کے بڑے بڑے جہاندیدہ خدا دید اتنی اہم بات کو نظر انداز کر سکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہی ان کو ناکام رکھا اور آج جبکہ ترجمہ انگریزی کا شور و غوغا کم ہو رہا ہے۔ انہیں اعتراف کرنا پڑا کہ ہماری بنیاد "ریگِ رواں" پر ہے۔ کیا اب بھی غیر مبایعین خدا کے رسول کے تخت گاہ سے وابستگی اختیار نہ کریں گے؟

وُہ دن بیت گئے۔ جب مولوی محمد علی صاحب اپنی "قوم" سے کہا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض فقط اور صرف اشاعتِ اسلام یعنی ترجمۂ انگریزی کی اشاعت ہے۔ اور ان کے ساتھی اس پر آمنّا و صدّقنا کہا کرتے تھے۔ اور اس طرح وُہ تمام ان لوگوں اور جماعتوں کو "ناکام" بتلایا کرتے تھے۔ جنہوں نے ابھی تک ترجمہ انگریزی شائع نہیں کیا۔ مگر اب جبکہ غیر مبایعین چوتھائی صدی کے قریب دنیا بھر میں اپنی اس کامیابی کا ڈھول پیٹ چکے ہیں۔ انہیں نہ صرف اپنی بنیاد "ریگِ رواں" پر نظر آ رہی ہے۔ بلکہ یہ بھی لکھ رہے ہیں۔ کہ:-

"تنہا اشاعتِ اسلام سے مجدد کی آمد کی غرض پوری نہیں ہو جاتی۔ ماموّر من اللہ انسان پیدا کرنے آتا ہے۔ قلوب کو مسلمان بنانے آتا ہے۔ وہ اس لئے آتا ہے۔ کہ اس کی آمد سے جہان آوری پر رعشۂ خوف طاری ہو جائے۔ وُہ **ایک ایسی جماعت کو منظم کرتا ہے جو خدا کی رسّی کو قوت کے ساتھ پکڑتی ہے**۔ اور اس کے افراد ماسوی اللہ کے کسی سے مرعوب نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی ہیبت سے اکناف عالم میں ایک زلزلہ پڑ جاتا ہے۔ ان ربانیین کی آنکھوں میں دُنیوی ساز و سامان کی وقعت پرِ کاہ سے زیادہ نہیں ہوتی" (۱۷ جون)

میں پوچھتا ہوں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی منظم جماعت قائم کی؟ اگر کی۔ تو وُہ کہاں ہے؟ کیا لاہوری گروہ منتظم جماعت کہلانے کا مستحق ہے۔ ہرگز نہیں۔ وُہ تو خود لکھتے ہیں "ہم نے کبھی جماعتی استحکام کی طرف التفات کیا ہی نہیں" ہاں بقول مولوی محمد علی صاحب قادیان والوں کی "زبردست اور منظم جماعت" ہے۔ اس میں قربانی کی وُہ بے مثال روح بھی ہے۔ جو تعلق باللہ سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس موجودہ دونوں فریقوں میں سے اگر کوئی فریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض کو پورا کر رہا ہے۔ یا کر سکتا ہے۔

تو وہ اہل قادیان اور جماعت احمدیہ ہی ہے۔ لاہوری گروہ تو اس راستہ سے کوسوں دور ہے۔ منظم جماعت بارعب جماعت۔ ربانی لوگوں کی جماعت پراگندہ خیال چند افراد کے مجموعہ کا نام نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا طریق بقول "پیغام صلح" صرف یہ ہے کہ "ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں اس کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ اور جونہی اس کی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلاحیل وحجت اس پر عمل پیرا ہوں"۔ ۷ فروری ۳۷ء

مگر یہ بات نہ غیر مبایعین کو حاصل ہے۔ اور نہ کبھی حاصل ہوسکتی ہے۔ ان کی بنیاد ہی غلط رکھی گئی ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب اس قسم کا واجب الاطاعت امیر بننے کی کوشش میں ناکام رہ چکے ہیں۔ پس منظم جماعت اگر ہے تو صرف اہل قادیان کی ہے۔ وہی جماعت محکم بنیاد پر قائم ہے۔ اور اسی کے عقائد پختہ اور درست۔ اسی کا طریق عمل اور اشاعت اسلام کا راستہ محکم اور پائندہ۔ وہی جماعت منظم اور ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر مجتمع ہے۔ پس وہی جماعت حق پر ہے اور وہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی حقیقی غرض کو پورا کر رہی ہے۔

بالآخر میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگرچہ پیغام صلح نے یہ غرض مجدد کی آمد کی بتائی ہے۔ مگر یہ درست نہیں۔ کسی مجدد نے مندرجہ بالا صفات کی جماعت کبھی قائم نہیں کی اور نہ کرسکتا تھا۔ یہ کام صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہی ہوا کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ غیر مبایعین کے دل بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درحقیقت اسی کام کے لئے آئے تھے۔ جو عظیم الشان نبیوں کا کام ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

"پیغام صلح" اور اس کے نامہ نگار کی دھوکہ دہی

۸ جون ۱۹۳۸ء کے پیغام صلح میں ایک "مکتوب مفتوح" بحضور صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی قادیان" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گویا موضع مروڑی ریاست جیند کے تین احمدیوں یعنے برکت علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ چودھری عبدالحکیم صاحب اور چودھری سلیمان صاحب کی طرف سے اخبارات کے نام کوئی مراسلت برائے اشاعت ارسال کی گئی ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے درخواست کی گئی ہے کہ مخالفین اور معاندین حضور کی ذات پر جو اتہامات لگاتے ہیں۔ ان کی تردید کیوں نہیں کی جاتی۔ چونکہ یہ بات سرا سر غلط تھی۔ اور معاندین کے متعلق حضور کے خطبات اور تقریریں پڑھنے والے کسی احمدی کے مونہہ سے نہیں نکل سکتی۔ اس لئے ہمیں یقین کامل تھا۔ کہ یہ کسی دھوکہ اور فریب کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ واقعات نے ہماری اس رائے کی تصدیق کردی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل خطوط سے ظاہر ہے۔ بات صرف اس قدر ہے کہ ایک شخص عبدالحکیم صاحب نے اپنی سادہ لوحی سے مصری پارٹی کے ایک عیار مرتد کے بہکانے پر چند سطور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تحریر کردی تھیں۔ لیکن اخبارات کو بھجوانے کا اسے خیال تک نہ تھا۔ اس مضمون کی تحریر میں اس مرتد نے اپنی طرف سے تصرف کرکے مختلف اخبارات کو بھیجدیا۔ باقی دو احباب کا اس سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اور ان کے نام خواہ مخواہ شامل کرلئے گئے ہیں۔

چونکہ دیہات میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں جلد نہیں پہونچ سکتیں۔ اس لئے پیغام کی اس افتراپردازی کا علم بھی ان احباب کو کئی روز کے بعد ہوا۔ اور اس کی اطلاع پاتے ہی انہوں نے جو حلفیہ بیانات برائے اشاعت ارسال کئے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تا

سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

عبدالحکیم صاحب کا بیان

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج مورخہ ۱۹ جون ۱۹۳۸ء کو خاکسار اپنے گاؤں مروڑی سے سامانہ آیا تو اخبار پیغام صلح ۸ جون ۱۹۳۸ء کا پرچہ مجھے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جس کے صفحہ ۱ پر ایک "مکتوب مفتوح" شائع کیا گیا ہے۔ جس کے آخر پر میرا نام بھی درج کیا گیا ہے۔ ممکن ہے بعض دیگر اخبارات میں بھی یہ خط شائع کیا گیا ہو۔ میں خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ شرارت اور جعل سازی عبدالعزیز بٹالوی کی ہے۔ جسے حضور مصری فتنہ کے دوران میں جماعت سے خارج فرما چکے ہیں۔ میں نے ہرگز کوئی تحریر پیغام صلح کو نہیں بھیجی۔ اور نہ ہی کسی اور اخبار کو بھیجی ہے۔ مجھے حضور کی ذات والا صفات میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اور پاک اولاد میں سے ہیں۔ اور خلیفہ برحق ہیں۔ اور اس وقت احمدیت اور اسلام کی اشاعت حضور کی ذات سے وابستہ ہے۔ اور جو لوگ آپ کی ذات کی طرف کوئی عیب یا نقص منسوب کرتے ہیں۔ وہ خدا اور شریعت اسلامیہ کے نزدیک جھوٹے اور زیر الزام ہیں۔ بات صرف یہ ہوئی۔ کہ عبدالعزیز مذکور گذشتہ ایام میں اپنے گاؤں عثمان پور آیا۔ جو ہمارے گاؤں مروڑی سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔ اور حضور کے خلاف اپنوں اور بیگانوں میں جھوٹا پروپیگنڈا کرتا رہا۔ جسے احباب جماعت احمدیہ مروڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ میری نادانی سمجھئے۔ کہ ایک دن اس نے باتوں باتوں میں کہا۔ کہ حضرت صاحب سے ان سوالات کا جواب منگوائیں۔ مجھے خیال نہ تھا۔ کہ اس کارروائی سے اسے کسی شرارت کا موقعہ مل جائے گا چنانچہ وہ لکھاتا گیا۔ اور میں لکھتا گیا اس مکتوب میں نوٹ ۱ اور ۲ جو شائع کئے گئے ہیں عبدالعزیز کے اپنے ایزاد کردہ ہیں۔ جو اس کے اندرونہ کے خبث پر دلالت کرتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں۔ کہ یہ شخص جعل سازی اور مکاری میں کتنا بے باک ہے۔ چونکہ ہماری جماعت میں کوئی اخبار نہیں آتا۔ اس لئے سلسلہ کی کئی باتوں سے ہم لوگ بے خبر رہتے ہیں۔ میں نے ان سوالات کا جواب دریافت کرنا معمولی بات جانا مگر عبدالعزیز نے جس رنگ میں اس کی اشاعت کی وہ میرا ہرگز منشاء نہ تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک وحی اور تحریرات کی بناء پر ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضور کی خلافت خلافت حقہ ہے۔ اور خدا کی شہادت کے بعد ہمیں اور کسی اطمینان اور تسلی کی ضرورت نہیں۔ میں اپنی اس غلطی پر سخت نادم ہوں اور حضور سے اپنی اس غلطی اور نادانی کی بصد عجز والحاح معافی چاہتا ہوں اور درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھے معاف فرمائے۔

خاکسار

عبدالحکیم احمدی ساکن مروڑی ڈاکخانہ کلاں ریاست جیند

برکت علی صاحب کا بیان

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند دن ہوئے مجھے ایک دوست نے اخبار "پیغام صلح" مجریہ ۱۰ جون ۱۹۳۸ء کا صفحہ ۱۰ دکھایا۔ اس میں جماعت احمدیہ مرڈی کے تین افراد کی طرف سے ایک مکتوب مفتوح حضور کے نام شائع کیا گیا ہے۔ اور بعض سوالات کئے گئے ہیں۔ مکتوب مفتوح دیکھ کر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ اس کے نیچے میرے اور میرے لڑکے محمد سلیمان دونو کے دستخط ظاہر کئے گئے ہیں۔ حالانکہ ہم نے ایسی کوئی تحریر نہیں لکھی۔ نہ حضور کے نام اور نہ "پیغام صلح" یا دوسرے کسی اخبار کے نام لکھی ہے۔ گزشتہ ایام میں عبدالعزیز بٹالوی اپنے گاؤں عثمان پور آیا تھا۔ اور وہ حضور کے خلاف جھوٹا پروپگنڈا کرتا پھرتا تھا۔ مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ سب شرارت اسی کی ہے۔ میں حضور کو یقین دلانے کے لئے خدائے حاضر وناظر کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں۔ کہ میرا اور میرے لڑکے محمد سلیمان کا اس چٹھی میں کوئی دخل نہیں ہے۔ عبدالعزیز مذکور نے خود ہی یہ چٹھی لکھی۔ اور لکھائی ہے۔ اور ہمارے دستخط کر کے اخبارات کو اور حضور کو بھیجدی ہے۔ ہم عبدالعزیز مذکور کے اس جھوٹے پروپگنڈا اور مکروہ کارروائی کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور پوری بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم خدا کے فضل وکرم سے مبائع احمدی ہیں۔ اور خلافت ثانیہ کے برحق ہونے کو دل وجان سے مانتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اور پاک اولاد میں سے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے برحق خلیفہ ہیں۔ میرے لڑکے کے بھی یہی اعتقادات ہیں۔ اور اس کا انگوٹھا بطور تصدیق ذیل میں ثبت ہے

خاکسار برکت علی احمدی ساکن مرڈی

نشان انگوٹھا جیب محمد سلیمان پسر برکت علی۔

ایک احمدی بزرگ کی تلاش

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے ارشادات کے ماتحت ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ ہر انسان کو خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو۔ ہر قسم کی جائز اور ممکن امداد بہم پہنچائے۔ اور جس قسم کی خدمت کا موقع ہو۔ اسے سرانجام دینے سے قطعاً دریغ نہ کرے۔ اس کی تعمیل میں بالعموم احمدی احباب کوشاں رہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی مخلوق کی خدمت گزاری کا شرف حاصل کریں۔ اور بغیر کسی قسم کے صلہ اور تحسین کی توقع کے اپنا یہ فرض سرانجام دیں۔ لیکن خدمت اور خلوص دل کی خدمت چونکہ اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس لئے بعض اوقات فوری طور پر اس کے نہایت ہی خوش کن نتائج پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور سعید الفطرت طبائع فوراً اپنے تاثرات کا اظہار کر دیتی ہیں۔ اس قسم کی ایک تازہ مثال کے طور پر ذیل کی سطور پیش کی جاتی ہیں۔ جو ایک آریہ نوجوان نے ایک احمدی بزرگ کی تلاش میں شائع کرنے کے لئے ارسال کی ہیں۔

میں ایک نہایت نیک اور رحمدل احمدی بزرگ کا پتہ چاہتا ہوں۔ جن کے ساتھ مجھے گوجرہ سے لاہور تک آتے ہوئے ٹرین میں ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں ڈی۔ اے وی کالج لاہور میں پڑھتا ہوں۔ کرسمس کی چھٹیوں میں اپنے گھر واقع گوجرہ ضلع لائلپور میں گیا تھا کہ آتی دفعہ مجھے رات کا سفر کرنا پڑا۔ میری خوش قسمتی سے مجھے لائل پور اسٹیشن پر ایک احمدی صاحب جن کو نہایت ہی پاکیزہ شخص کہنا چاہیئے۔ مجھے ملے۔ میں خیالات کے لحاظ سے پکا آریہ سماجی ہوں۔ بلکہ دو تین سال تک ایک ذمہ دار آریہ سماج کا سوسائٹی سیکرٹری بھی رہ چکا ہوں۔ لیکن صداقت ظلمت کا پردہ پھاڑ دیتی ہے۔ جو حسن سلوک میرے ساتھ ان احمدی صاحب کا تھا۔ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس سلوک نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ اور کہہ سکتا ہوں۔ کہ ایسا انسانی برتاؤ اور محبت کا لہجہ آج تک میں نے کسی میں نہیں دیکھا۔ اگر واقعی جناب مرزا صاحب کی یہی تعلیم تھی۔ تو وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

میں یہاں ان کا اپنے ساتھ برتاؤ لکھنا نہیں چاہتا۔ میری اب دلی خواہش یہ ہے۔ کہ ان کے ساتھ پھر ملاقات کا شرف حاصل ہو۔ اگر یہ قبل از وقت ہے تو کم از کم وہ صاحب یہ سطور پڑھتے ہی میری طرف ایک چٹھی ضرور لکھیں۔ تاکہ ایسے بزرگ سے زیادہ واقفیت ضرور ہو جائے۔ مجھے ان کا اسم شریف تو بھول گیا ہے۔ ہاں اتنا ضرور معلوم ہے۔ کہ وہ پکے احمدی ہیں۔ گو وہ سروس میں ہیں۔ لیکن اپنے مذہب کی خدمت نہایت ایمانداری سے سرانجام دیتے ہیں۔ اور "الفضل" اخبار بھی اکثر پڑھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ یہ سطور اُن کی نظر سے گزریں۔

میرے اسباب کے نہ ملنے کی حالت میں اس کی حفاظت کرنا اور لاہور سٹیشن پر مجھے ڈھونڈ کر میرے حوالے کرنا۔ خود تکلیف اٹھانا۔ اور راستے میں مجھے آرام پہنچانا۔ گو یہ معمولی باتیں ہیں۔ لیکن ان کا حسن سلوک رہ رہ کر مجھے احسان فراموشی سے باز رکھتا ہے۔ اگر یوں بھی ان جیسے عالم صاحب سے واقفیت ہو جائے۔ تو میری خوش قسمتی ہے۔ لیکن اب تو میں ان کا خاص طور پر ممنون ہوں۔

آخر میں ان صاحب سے پھر ایک بار درخواست ہے۔ کہ اخبار کو دیکھتے ہی مندرجہ ذیل پتہ پر اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں تاکہ خط وکتابت سے مزید ان سے فائدہ اٹھا سکوں۔

قادیانی لٹریچر کے علاوہ ان میں جنرل نالج بھی کافی ہے۔ ان کو سیلائڈ تصویریں۔ اکٹھی کرنے کا بڑا شوق ہے۔ آجکل وہ میجک لینٹرن لینے والے ہیں۔ اگر انہوں نے مجھے کوئی جواب دیا۔ تو میں بھی ان باتوں سے مستفید ہو سکوں گا۔

میرا پتہ یہ ہے۔ سندر داس تبرہ فسٹ ایر ڈی آے وی کالج لاہور۔

363

ازیں سو رانده و ازاں سو درمانده

معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک مرتد حال میں بتلاش معاش لائل پور گیا۔ تو اس نے ایک غیر احمدی مولوی سے مل کر اس بات کی کوشش کی۔ کہ اس کے لئے پبلک لیکچر کا انتظام کیا جائے۔ لیکن مولوی صاحب مذکور نے نہ صرف کسی قسم کا انتظام کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ بلکہ اسے بہت ڈانٹا۔ اور کہا۔ جن کے ٹکڑے کھا کھا کر تم پلے ہو۔ تم ان کے خیر خواہ نہیں نکلے۔ تو ہمارے کب خیر خواہ ہو سکتے ہو۔ ان حالات میں تمہارے لیکچر کا میں انتظام نہیں کر سکتا۔

معلوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ بیرونجات میں مرکز کے خلاف جھوٹا پراپگنڈا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ لیکن کوئی شریف اور غیر متعصب انسان ان کی حقیقت سے آگاہ ہو کر انہیں منہ لگانے کے قابل نہیں سمجھتا۔

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کے لئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس وافریقہ کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب وخاسر رکھے۔

لکھنؤ میں حالات فلسطین پر پبلک لیکچر

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ بروز پیر مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ فلسطین نے احمدیہ دارالتبلیغ لکھنؤ میں زیر صدارت سید ارتضیٰ علی صاحب "فلسطین کے چشم دید حالات" پر نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر فرمائی باوجود سخت گرمی کے حاضری بہت تھی اور علاوہ مسلمانوں کے عیسائی اور ہندو خصوصاً آریہ صاحبان نے نہایت دلچسپی سے یہ طویل تقریر سنی۔

صاحب صدر سید ارتضیٰ علی صاحب نے فاضل مقرر کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ مولوی صاحب باوجود اس کے کہ آپ ۲۸ سالہ نوجوان ہیں۔ علاوہ وسیع سیاحت ہندوستان کے بلاد عربیہ یعنی حجاز۔ شرق الاردن۔ شام فلسطین اور مصر میں رہ چکے ہیں۔ اور عرصہ زائد از دو سال فلسطین میں قیام فرما چکے ہیں عربی زبان اور علوم متعلقہ کے باقاعدہ فاضل ہیں۔ اور فلسطین میں عربی رسالہ "البشریٰ" کے ایڈیٹر رہ چکے ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ کی مادری زبان اردو نہیں برجستہ اردو میں تحریر و تقریر فرماتے ہیں۔ امیر عبد اللہ والیٔ شرق الاردن اور دیگر عمائدین و اراکین دول و بلاد عربیہ سے ملاقاتیں کر چکے ہیں اور ارباب حل وعقد سے تبادلہ خیالات فرما چکے ہیں۔ جو کچھ آپ بیان فرمائیں گے وہ چشم دید حالات ہیں

مولوی صاحب موصوف نے اپنی فاضلانہ تقریر کو ۳ حصص میں منقسم کیا۔ (۱) فلسطین کی جغرافیائی۔ تمدنی و تعلیمی حالت (۲) فلسطین کی اہمیت بین الاقوامی اور مذہبی نقطۂ نظر سے (۳) موجودہ شورش۔ اس کے وجوہ و اسباب اور علاج۔ یہ تقریر اس قدر دلچسپ اور علمی تھی۔ کہ کامل دو گھنٹہ تک سامعین نہایت دلچسپی اور سکون سے سنتے رہے۔ آپ نے مذکورہ بالا ہر ضمنی عنوان کے ماتحت فاضلانہ تقریر کی اور ہر ضمنی عنوان کے دوران میں نہایت لطیف۔ موزون اور کھلے طریق سے احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور عیسائیت۔ یہودیت اور وہ مسلم عقائد جو غلط ہیں ان کا بدلائل قاطعہ بطلان فرمایا۔ آپ نے فرمایا اپنے محل وقوع کے لحاظ سے فلسطین کو کسی قسم کی کوئی بیرونی امداد بہم نہیں پہنچ سکتی اور گو اس کے اردگرد حجاز شرق الاردن اور شام کی مسلم آبادیاں اور حکومتیں موجود ہیں۔ لیکن وہ قطعاً مجبور ہیں کہ فلسطین کی مادی یا روحانی امداد کر سکیں۔ آپ نے سامعین پر یہ اچھی طرح واضح کیا۔ کہ اہل فلسطین علاوہ مظلوم ہونے کے اندریں حالات لاچار محض بھی ہیں اور اس طرح قابل ہمدردی ہیں

پھر آپ نے بتایا جنگ عظیم سے قبل کے زمانہ سے لے کر ۱۹۳۶ء کے ماقبل تک مسلمان ہی اکثریت میں تھے لیکن ۱۹۳۶ء سے حالات نے اس سرعت سے پلٹا کھایا۔ کہ موجودہ دور میں وہ یہودی جو نہایت چھوٹی اقلیت میں تھے۔ اب قریباً مسلم آبادی کے برابر ہیں۔

فلسطین کی مذہبی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کی اہمیت کسی خاص مذہب یا قوم سے مختص نہیں۔ بلکہ دنیا کی مشہور۔ اہم اور بڑی مذہبی قوموں یعنی مسلمانوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک بہت بڑی ہے اور جہاں جہاں ان مذہبوں کے پیرو دنیا میں بستے ہیں ان کے نزدیک فلسطین نہ صرف اہم بلکہ ایک مقدس اور مذہبی لحاظ سے قابل تکریم سرزمین ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے تمام ان مقدس مقامات کا جو بلحاظ عقاید یا قبور انبیاء علیہم السلام و دیگر صحابہ کرام اہم سمجھے جاتے ہیں۔ بالتفصیل ذکر کیا اور اس قدر دلچسپ پیرایہ میں ادا کیا کہ سامعین پوری توجہ سے سنتے رہے۔ ایک خاص امر جو آپ نے بیان کیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق تھا۔ جس کی آپ نے زیارت بھی کی۔ اکثر تبلیغی حصہ آپ کی تقریر کا ان مقامات مقدسہ کے ذکر کے ضمن میں تھا۔

موجودہ شورش کے وجوہات اور اس کے اسباب پر آپ نے بسیط تقریر فرمائی۔ یہ تقریر پہلے دو حصص سے زیادہ دلچسپ تھی۔ آپ نے جنگ عظیم سے لے کر موجودہ زمانہ کی سیاسیات تک ایک پُر از معلومات اور عبرت انگیز بیان دیا دراصل تقریر کے اسی حصہ کو سننے کیلئے سامعین آئے تھے۔ اور اسی کے انتظار میں مولانا ممدوح کی کھلی تبلیغ بشوق سنتے رہے۔

سامعین پر مولوی صاحب موصوف کی پولیٹیکل اور وسیع مذہبی معلومات کا اثر تھا۔ یہ کامیاب تقریر پونے دس بجے رات ختم ہوئی۔ اور ہماری توقعات سے بڑھ کر لوگ آئے۔

ممبران خدام الاحمدیہ نے انتظامات جلسہ کئے۔ راتوں رات تمام شہر میں پوسٹر چسپاں کئے اور دن میں ہینڈ بل تقسیم کئے۔

(نامہ نگار)

احمدی جماعتوں میں قاضیوں کا تقرر

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے مندرجہ ذیل احباب کے نام بطور قاضی مقرر فرماتے ہیں۔

نام جماعت	نام منظور شدہ قاضی
(۱) انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی	میاں محمد شفیع صاحب ڈرائیور ریلوے انجن شیڈ نوشہرہ
(۲) " " شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ	پیر محمد صدیق شاہ صاحب
(۳) " " کھوکھر غربی ضلع گجرات	مولوی محمد صدیق صاحب
(۴) " " چک ۶/۱۱ منٹگمری	مولوی محمود خان صاحب ہیڈ ماسٹر ڈل سکول چک ۶/۱۱
(۵) انجمن احمدیہ احمدی پور ضلع جہلم	عبد المغنی خان صاحب
(۶) " " چارسدہ (سرحد)	میاں محمد شفیق صاحب وکیل
(۷) " " چک لوہٹ ضلع لدھیانہ	جناب عبد الرحیم صاحب
(۸) " " گجرات	شیخ منور حسین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر
(۹) **قادیان**	
(۱) حلقہ مسجد مبارک ناصر آباد و دارالانوار	مولوی سیف الرحمٰن صاحب مولوی فاضل
(۲) " " ریتی چھلہ و مسجد اقصیٰ	قاضی عبد الرحیم صاحب
(۳) " " فضل	مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل
(۴) " " دارالعلوم	ملک رحمت اللہ صاحب شاکر
(۵) " " دارالسعتہ	منشی رمضان علی صاحب
(۶) " " دارالفضل	چوہدری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس
(۷) " " دارالبرکات	مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور
(۸) " " دارالرحمت	مولوی قمر الدین صاحب و ملک نادر خان صاحب

ناظر امور عامہ

مبلغین کے تبلیغی دورے

مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ سندھ تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ مئی میں۔ میرپورخاص احمد آباد۔ ناصر آباد۔ محمود آباد۔ مرزا فارم مقامات کا دورہ کیا گیا۔ ۳۰ معزز تعلیم یافتہ احباب سے پرائیویٹ ملاقات کر کے تبلیغ احمدیت کی گئی۔ میرپور کے جلسہ سیرۃ النبی میں جو غیر احمدی احباب کے اہتمام سے منعقد ہوا۔ میری بھی تقریر ہوئی۔ جس کے ذریعہ میرپور میں غیر احمدی افراد سے میری گونہ واقفیت ہو گئی۔ سندھی زبان سیکھ رہا ہوں۔ تاکہ دیہات میں بھی تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا جا سکے۔ بعض معززین احباب نے قادیان سے احمدیہ لٹریچر منگوایا۔ اور بعض زیر تبلیغ احباب نے مجھ سے اور لٹریچر بغرض مطالعہ لیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو احمدیت میں داخل ہونے کے لئے شرح صدر عطا کرے۔ آمین۔ احمدی افراد کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں درس قرآن کریم اور مسائل اختلافیہ کے متعلق بعض نوٹ لکھائے۔ محمود آباد میں تین دوستوں نے بیعت کی۔ اللّٰہم زدفزد۔

مولوی محمد حسین صاحب پونچھ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں راجوری۔ بڈھانو۔ رہتال۔ ڈنہ۔ ڈنڈ کوٹ۔ چارکوٹ سلواہ۔ شاہپور۔ پونچھ مقامات کا دورہ کیا۔ راجوری میں تین پبلک تقریریں ہوئیں۔ غیر احمدی مسلمان اور ہندو لوگوں کا اجتماع امید سے زیادہ تھا۔ کئی غیر احمدیوں نے تقریر کا بائیکاٹ کیا تھا۔ جب ہندوؤں نے ان سے تقریر کا ماحصل بیان کیا۔ تو وہ اپنی غیر حاضری پر نادم ہوئے۔ رہتال کے غیر احمدی مولوی نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جب میں وہاں پہنچا۔ تو اس نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ جس کا عام غیر احمدی پبلک پر اچھا اثر ہوا۔ اس مولوی نے سلسلہ احمدیہ کے خلاف بہت کچھ غلط باتیں بیان کی ہوئی تھیں۔ ان سب کے متعلق پبلک تقریر کی گئی۔ بعض ہندوؤں سے آواگون۔ جیو ہتیا کے متعلق سیر کن گفتگو ہوئی۔ بڈھانوں۔ چارکوٹ کے احمدیوں کے باہمی تنازعات کا فیصلہ بصورت صلح کیا گیا۔ اور وعظ و نصیحت کر کے ان کی تربیت کی گئی۔

مولوی احمد خان صاحب نسیم تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی طور پر اسّی نفوس کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ۔ ان میں تیس نفوس وہ ہیں جو تلاش حق میں میرے پاس آئے۔ اور باقی نفوس کے پاس میں خود چل کر گیا اور تبلیغی گفتگو کی۔ اس عرصہ میں۔ ڈلہ بولپین کواری سٹاؤنگ۔ رنگون تاموے مقامات کا دورہ ہوا۔ ایک جگہ پانچ گھنٹے مناظرہ ہوا۔ اس عرصہ میں ۱۰ نفوس مشرف باحمدیت ہوئے۔ اللّٰہم زدفزد۔ نئی کتاب جو تامل زبان میں بغرض تبلیغ شائع کی گئی ہے۔ ۵۰۰ کی تعداد میں مفت تقسیم کی گئی۔ انصار اللہ کی میٹنگوں میں تین لیکچر ہوئے۔

شیخ مولوی عبد القادر صاحب کراچی سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں علاوہ روزانہ درس القرآن دینے ہفتہ واری میٹنگ میں انصار اللہ کو بعض مضامین پر نوٹ لکھوانے کے بیس نفوس سے ملاقات کر کے انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور مضمون مرتب کئے۔ احمدیہ ریڈنگ روم میں آنے والے احباب سے بھی گفتگو ہوتی رہی ہے۔

(مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

ٹیچر کی ضرورت

ایک ایس وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جسکو ابتدائی تنخواہ تیس روپے (R 50/1/0) ماہوار دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر ۲۸ جون تک نظارت ہذا میں مقامی عہدیداروں کی سفارش کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

لڑکیوں کے حقوق کی حفاظت کا قانونی طریق

جماعت احمدیہ میں بعض واقعات ایسے رونما ہوئے ہیں۔ کہ صرف رشتہ کے لئے لڑکے نے احمدیت کا اعلان کیا۔ اور بعد شادی کے احمدیت سے منحرف ہو گیا۔ جماعت میں ایسی فریب خوردگی کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ اس قسم کے فریب سے بچنے کی قانونی اور شرعی صورت یہ ہے۔ کہ ناکح سے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھوا لیا جائے۔ کہ لڑکی کو فلاں فلاں صورتوں میں طلاق لینے کا اختیار رہوگا۔ یہ بھی لکھوایا جا سکتا ہے۔ کہ بغیر کسی خاص شرط کے لڑکی کو ہر وقت اختیار رہوگا۔ کہ صرف ناموافقت کی صورت میں قطع تعلق کر لے۔ اور عدالت سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کئے بغیر نکاح منسوخ سمجھا جائے

اس قسم کا اقرار نامہ لکھوا لینے کی صورت میں نہ صرف مذکورہ قسم کی فریب سازی سے بلکہ ہر ایک قسم کے پیش آنے والے معزات سے لڑکی کا تحفظ ہو سکتا ہے۔ عام مسلمانوں میں جو لڑکیاں تبدیل مذہب کے رنگ میں عدالت سے تنسیخ نکاح کی ڈگری حاصل کر کے اپنے خاوندوں سے آئے دن مخلصی حاصل کرتی رہتی ہیں۔ ان میں کچھ تو آوارگی و اغوا کی بنا پر ایسی چارہ جوئی کرتی ہیں۔ اور کچھ ایسی ہوتی ہیں۔ جو مظلومی کی حالت میں اپنے ظالم خاوندوں سے کوئی جائز صورت مخلصی کی نہ پا کر تبدیل مذہب کے رنگ میں ایسا کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اگر شروع ہی میں لڑکیوں کے حق میں اس قسم کا معاہدہ خاوند سے لکھوا لیا جائے تو بڑی حد تک ان خرابیوں کا سدباب ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر لڑکے سے یہ لکھوایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ بغیر جائز ضرورت کے دوسری شادی نہ کریگا۔ جائز صورت کا معیار یہ ہوگا۔ کہ امام وقت سے اس امر کی تصدیق کرائے۔ کہ فی الواقع اسے دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ احمدیت پر ثابت قدم رہوں گا۔ تشدد نہ کروں گا۔ اس کو نان و نفقہ حسب حیثیت دونگا۔ یا فلاں جائیداد زوجہ خود کے حق میں تملیک کر دونگا۔ اگر ان شرائط کی کلاً یا جزواً خلاف ورزی کروں۔ تو زوجہ ام کو اختیار رہوگا۔ کہ مجھ سے علیحدہ ہو جائے۔ نیز اتنی رقم بطور ہرجانہ علاوہ حق مہر مجھ سے وصول کرے۔

ایسا اقرار اگر بوقت نکاح کابین نامہ کی صورت میں لکھوایا جائے تو اسٹامپ کی ضرورت نہیں۔ شادی سے پہلے یا بعد لکھوایا جائے۔ تو ایک روپیہ کے اسٹامپ پر لکھوایا جائے۔

دوست محمد حجانہ۔ ڈیرہ غازی خان

ضروری اعلان

نظارت امور عامہ کو ایسے احباب کے پورے کوائف اور پتوں کی جلد ضرورت ہے۔ جن میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جاتی ہوں۔

(۱) میٹرک پاس ہوں (۲) تین یا چار سال کا کورس کسی ٹیکنیکل سکول یا کالج سے پاس کیا ہوا ہو۔ (بجلی یا میکنیکل)

نوٹ:۔ اگر کوئی دوست کسی ٹیکنیکل سکول یا کالج میں پڑھ رہے ہوں۔ اور انہوں نے دو سال سے زیادہ کورس ختم کر لیا ہو۔ تو وہ بھی اپنے پتوں سے مطلع کر سکتے ہیں۔

(۳) عمر ۱۸ سال سے ۲۴ سال تک ہو۔ (۴) عمدہ صحت کیلئے ڈاکٹری تصدیق ہو۔

نوٹ:۔ اطلاع کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھی ساتھ بھجوایا جائے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

خلافت جوبلی فنڈ میں جماعتہائے احمدیہ کی رقوم

حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے حسب ذیل وعدے خلافت جوبلی فنڈ میں موصول ہوئے ہیں جو شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ وعدے کافی نہیں ہیں اور جماعتوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ رقوبات کے وعدے ہونے چاہئیں۔ ہر ایک دوست کی طرف سے کم از کم ایک ماہ کی آمد سے کم کا وعدہ نہ ہونا چاہیئے بلکہ زیادہ ہو۔ احباب خاص طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔ نیز جو فارم جماعتوں میں بھیجے گئے ہیں۔ وہ شرح کے مطابق جلد پُر ہو کر آنے چاہئیں۔

نام جماعت	رقم موعودہ
۱۔ جماعت کریام	۲۰۷/-
۲۔ " انبالہ شہر	۴۶۵/۸/-
۳۔ " پنجورو	۱۳۲/-
۴۔ " راولپنڈی	۸۴۴/-
۵۔ " کوٹ فتح خان	۵۴۶/-
۶۔ " محمد آباد	۳۵۶/۸/-
۷۔ " نوشہرہ چھاؤنی	۲۸۴/۸/-
۸۔ " یادگیر	۱۲۳/-
۹۔ " لائل پور	۴۰۶/۸/-
۱۰۔ " پاک پٹن	۱۱۷/-
۱۱۔ " وزیر آباد	۱۰۲/-
۱۲۔ " چارسدہ	۱۶۳/-
۱۳۔ " پونہ	۱۸۵/-
۱۴۔ " ٹوپی	۱۰۲۴/-
۱۵۔ " سکالی کٹ	۱۲۵/-
۱۶۔ " ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱۷۰/-
۱۷۔ " لنڈن	۲۱۸۹/-
۱۸۔ " لنڈی کوتل	۱۶۱۴/-
۱۹۔ " کولمبو	۱۶۲/۸/-
۲۰۔ " چندر کے منگولے	۲۷۰/-
۲۱۔ " چک نمبر ۵۶۸ ضلع لائلپور	۱۶۲/۱۱/-
۲۲۔ " بمبئی	۲۵۴/-
۲۳۔ " شیموگہ	۹۵/-
۲۴۔ " کوٹ مومن	۱۲۶/-
۲۵۔ " نگوٹی برما	۱۳۲/-
۲۶۔ " برنالہ	۱۰۰/-
۲۷۔ " کیمل پور	۲۴۳/-
۲۸۔ " موسنی بنی	۲۵۰/-
۲۹۔ " نصرت آباد	۳۷۵/-
۳۰۔ " رنگون	۵۰۱/-/-
۳۱۔ " ہانگ کانگ	۲۲۰/-
۳۲۔ " شملہ	۲۷۴۹/-
۳۳۔ جماعت بٹاویہ جاوا	۱۹۰/-
۳۴۔ " چھاؤنی فیروزپور	۵۹/-
۳۵۔ " شیخوپورہ	۷۲/-
۳۶۔ " کھنہ ضلع لدھیانہ	۷۵/-
۳۷۔ " ڈیرہ غازیخان	۱۲۴/-
۳۸۔ " رحیم یارخان	۲۱/۶/۹
۳۹۔ " شیخ پور گجرات	۴۳/۴/-
۴۰۔ " مانسہرہ	۲۷/-
۴۱۔ " اکھنور	۴۵/-
۴۲۔ " ناصر آباد	۱۴۷/-
۴۳۔ " پاڑی پورہ کشمیر	۵۲/-
۴۴۔ " کوٹری سندھ	۱۰۸۵/۱۲/-
۴۵۔ " چھاؤنی جالندھر	۴۸/-
۴۶۔ " عزیز پور ڈوگری	۹۵/-
۴۷۔ " لدھیانہ	۲۳۵/۴/-
۴۸۔ " شاہ آباد کرنال	۷۰/-
۴۹۔ جماعت چک ۱۵۲ ریاست بہاولپور	۵۶/-
۵۰۔ " " ۵۴۳ "	۸۱/-
۵۱۔ " سرگودہا	۶۴/-
۵۲۔ " چک نمبر ۳۳۳	۷۱/۸/-
۵۳۔ " جانگریاں مانگا	۴۱/-
۵۴۔ " بھاگل پور	۱۲۹/-
۵۵۔ " پشاور	۲۲۹/-
۵۶۔ " جموں	۱۶۵/۸/-
۵۷۔ " خوشاب	۴۲/-
۵۸۔ " امرتسر	۱۳۵/-
۵۹۔ " میرپور خاص	۷۸/-
۶۰۔ " لودھراں	۱۰۰/۸/-
۶۱۔ " کوٹ احمدیاں	۷۳/-
۶۲۔ " چک ب ۶/۱۰۷	۴۳/-
۶۳۔ " منٹگمری	۶۰/-
۶۴۔ " موگا	۳۱/-

ناظر بیت المال (باقی آئندہ)

۳۱ مئی تک چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنیوالے احباب

نام	رقم
منصب داد خان صاحب نرمنڈی	۵/-
مرزا احمد علی بیگ صاحب " "	۱۵/-
حافظ عنایت اللہ صاحب نارووال	۵/-
منشی محمد خان صاحب کھاریاں	۱۰/-
بابو اللہ داد صاحب سکھر سندھ	۲۵/-
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب "	۵/-
ملک محمد انور صاحب "	۱۰/-
محمد عبد اللہ صاحب کوئٹہ	۱۵/-
بابو عبد السلام صاحب کلرک "	۱۰/-
ڈاکٹر صوبیدار ظفر حسن صاحب قادیان	۳۰/-
سید محبوب عالم صاحب آرہ	۳۶/-
محمد یوسف ولد جیوا صاحب رام گڑھ	۱۰/-
منشی محمد رمضان صاحب پوسٹ مین کوٹ مومن	۱۲/۸
شیخ دوست محمد صاحب کوٹ مومن	۸/۴
عبد اللہ خان صاحب دوکاندار دوالمیال	۱۶/۸
ملک نثار محمد صاحب ولد ملک میراں بخش صاحب دوالمیال	۸/-
مستری محمد الدین صاحب چک ۲۶ شمالی	۵/-
میاں جمال الدین صاحب لوہار سعد اللہ پور	۵/-
مولوی محمد شریف صاحب قصوری کنری سندھ	۱۲/۸
سید منظور حسین صاحب ملب گڑھ	۱۵/-
منشی سردار محمد صاحب دفتر محاسب قادیان	۵/-
شیخ غلام محی الدین صاحب زیرہ	۵/-
محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل میک ورکس قادیان	۵/-

کارخانہ کے دوسرے احباب کو حضور کے ارشاد کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

نام	رقم
میاں محمد حسین صاحب زرگر مہدی پور	۳۰/-
محمد رفیق صاحب کاشغر کشمیر	۵/-
غلام حیدر صاحب گولیکے گجرات	۵/-
کرم الٰہی صاحب "	۵/-
جمال الدین صاحب جھنگ	۵/-
میر صالح محمد صاحب چک ۳۳۲ ج ب	۱۰/-
سید زمان شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ جہلم	۵۰/-
شاہزادہ محمد عثمان صاحب جہلم	۳۰/-
غلام حسین صاحب کھاریاں	۵/-
شاہ محمد صاحب کنسٹیبل پولیس شہر شادیوال	۵/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری مظفر علی صاحب مزنگ	۵/-
چوہدری محمد اکرم صاحب مزنگ	۵/-
سید محمد اشرف صاحب "	۶۵/-
چوہدری مظفر علی صاحب "	۱۴/-
بیگم شیخ عبد اللطیف صاحب "	۶/-
شیخ عبد الحفیظ صاحب پنشنر شہر جالندھر	۲۰/-
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب جالندھر	۷/-
نذیر احمد صاحب چک ۳۳ جنوبی	۵/-
چوہدری عبد المنان خان صاحب کریام	۵/-
مستری عبد الکریم صاحب گنج	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری احمد جان صاحب گنج	۵/-
شیخ محمد حسین صاحب سیالکوٹ	۵/-
حکیم عبد الخالق صاحب ڈیرہ غازی خان	۲۰/-

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول - ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ محمد اکبر صاحب سب جج بہادر درجہ دوئم شکر گڑھ ضلع گورداسپور

دعوی یا اپیل دیوانی ۳۶۸

بہلا ولد گلا ماسہنی سکنہ چک ناہرہ مبنام گہر کو ولد گلا با وغیرہ مدعا علیہم سکنہ چک ناہرہ

دعوےٰ دخلیابی اراضی

اشتہار بنام سردار ولد ارجن - نہالی ولد روڈو اقوام سہنی سکنہ چک ناہرہ تحصیل شکر گڑھ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سردار - نہالی مدعا علیہم تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے - اور روپوش ہے - اس لئے اشتہار ہذا بنام سردار - نہالی مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے - کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۹ ۶/۳۸ کو بمقام شکر گڑھ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا - تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی -

آج بتاریخ ۲۰ ۶/۳۸

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ایک بہت عمدہ مکان رہن ملتا ہے

ایک بہت عمدہ پختہ نیا بنا ہوا مکان جس کی ایک بیٹھک ½۱۷ × ½۱۴ اور ایک کمرہ ½۱۲ × ½۱۴ اور سٹور باورچیخانہ غسلخانہ ولکڑی خانہ وپاخانہ وصحن ایک زنانہ ایک مردانہ واقع محلہ دارالرحمت جسکے ایک طرف ۲۰ فٹ گلی اور ایکطرف ۱۰ فٹ گلی بیٹھک کے آگے عمدہ برآمدہ ہے - اور مکان میں نلکہ لگا ہوا ہے - مبلغ ۱۲ سو روپیہ میں رہن ملتا ہے - کرایہ کی حیثیت سات آٹھ روپے ماہوار ہے - فیصلہ بذریعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ہو سکتا ہے -

م - الف معرفت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قادیان -

اکسیر فتق

پانی اترآیا ہو - لمبی یا شمی کسی قسم کا ہو - اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے - کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی - بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے - اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا - آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں - فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے - اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے - قیمت تین روپے دستے -

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے - کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے - ہرگز نہیں - ضرور تجربہ کیجئے - اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں - تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں - کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں - اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے - اور اس پر خوبی یہ ہے - کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا - آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں - اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں - اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے - قیمت دو روپے - نوٹ :- اگر فائدہ نہ ہو - تو قیمت واپس - فہرست دوا خانہ مفت منگوا لیجئے - کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے - **حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

بعدالت جناب خان صلاح الدین صاحب سب جج بہادر درجہ سوئم چنیوٹ

موسراج ولد رامکور قوم دھون سکنہ چنیوٹ

بنام بگھیلا

۵۰۰/۰ بر رقعے بہی

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ بنام بگھیلا ولد دائم ہرل سکنہ قول والا داخلی ہندو دانہ تحصیل حافظ آباد -

مقدمہ بالا میں عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے - کہ بگھیلا مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہا ہے - لہذا مذکور کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ جاری کیا جاتا ہے - کہ اگر مذکور اصالتاً یا وکالتاً بوقت ۷ بجے صبح ۸ ۷/۱۹۳۸ کو حاضر عدالت نہ ہوگا - تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی -

آج ہماری مہر عدالت سے جاری کیا گیا - ۲۳ ۶/۳۸

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت مسٹر کپور سنگھ صاحب آئی سی ایس سب جج صاحب لاہور

یار محمد - محمد صدیق پسران مولا بخش اقوام ارائیں سکنائے موضع باغبانپورہ - تحصیل و ضلع لاہور خواجہ ایاز سٹریٹ - مدعیان -

بنام

علم الدین - خان محمد پسران کرم الدین اقوام رائیں نواب دین و محمد شریف نابالغان بذریعہ علم الدین برادر حقیقی نابالغان مدعا علیہ ۱ ولی دوران مقدمہ پسران کرم دین اقوام ارائیں سکنائے موضع باغبانپورہ تحصیل لاہور خواجہ ایاز سٹریٹ وغیرہ مدعا علیہم -

دعوےٰ دخلیابی ½ حصہ بذریعہ تقسیم ایک قطعہ مکان واقعہ موضع باغبانپورہ تحصیل و ضلع لاہور -

مقدمہ مندرجہ بالا سردار دلیپ سنگھ صاحب سب جج درجہ اول لاہور کی عدالت سے منتقل ہو کر عدالت ہذا میں آیا ہے - چونکہ مدعا علیہ نمبر ۲ جان محمد کی تعمیل معمولی طریق سے نہیں ہوتی - لہذا بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے - کہ وہ تاریخ ۶ ۷/۱۹۳۸ بوقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیروی جوابدہی مقدمہ ہذا کی کرے ورنہ بصورت عدم حاضری مدعا علیہ اس کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی -

آج بتاریخ ۲۱ جون ۱۹۳۸ء کو بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا -

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

رشتے مطلوب ہیں

ایک معزز خاندان کی تین لڑکیوں کے لئے جو سلیقہ شعار - امور خانہ داری سے بخوبی واقف صاحب سیرت و صورت پرائمری پاس عمر ۱۵ - ۱۹ - ۲۲ سال کیلئے معقول ذریعہ معاش رکھنے والے رشتوں کی ضرورت ہے - لڑکے تعلیم یافتہ مخلص اور معزز خاندان اور پنجاب کے رہنے والے ہوں - خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں - ح م معرفت مینیجر الفضل قادیان

شملہ ۲۴ جون۔ حکومت ہند نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ وزیرستان میں ایک شخص سید محمد سعدی دمشقی جو ۱۹۳۶ء کے شروع میں عراق سے ہندوستان آیا تھا اور جسے وزیرستان کے بعض ملکوں نے اپنے پاس بلا لیا تھا پہلے تو کچھ عرصہ وہ مذہبی تقاریر کرتا رہا۔ لیکن اب وہ اس کوشش میں ہے کہ ایک لشکر جرار فراہم کر کے افغانستان پر حملہ کرے۔ حکومت ہند اس شخص کی سرگرمیوں کا غور سے مطالعہ کر رہی ہے اور اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کے مطابق اپنی حلیف ہمسایہ حکومت کے خلاف کسی تحریک کو فروغ حاصل نہ کرنے دے گی۔ اور اس مقصد کے لئے ہر ممکن ذریعہ اختیار کرے گی۔ یہ شخص کئی زبانیں جانتا ہے۔ اور شامی پیر کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے ساتھ اس کا ایک اردلی بھی ہے۔ جو ترکی نژاد بیان کیا جاتا ہے۔

استنبول ۲۴ جون۔ ترکی اور افغانستان کے درمیان معاہدہ مودت کی میعاد میں دس سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ ہٹلر کے دست راست ڈاکٹر گوبلز نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ جس صورت میں کہ چیکوسلواکیہ میں ½ ۳۰ لاکھ جرمنوں سے بدسلوکی ہو رہی ہے ہم زیادہ دیر تک تماشا نہیں دیکھ سکتے آسٹریا کے متعلق ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایک قوم دو مختلف ملکوں میں تقسیم نہیں کی جا سکتی۔ اور یہی اقدام ہم اور جگہ بھی کریں گے۔

شملہ ۲۴ جون۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں ایک ممبر نے تحریک التوا پیش کی۔ تا حکومت کے اس حکم پر بحث کی جائے۔ جس کے ماتحت بلدیہ لائل پور میں نامزد شدہ مسلم ممبر مقرر کئے گئے ہیں اور جس کے نتیجہ میں بلدیہ مذکورہ کے منتخبہ ہندو ممبر مستعفی ہو گئے ہیں۔ ۴۳ آراء کی مخالفت اور ۳۰ کی موافقت سے یہ تحریک گر گئی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۴ جون۔ پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر پبلک ورکس نے کہا۔ کہ جنوری ۱۹۳۶ء میں تمام بلدیات کو ہدایت کی جا چکی ہے کہ بڑے آدمیوں کو ایڈریس دیتے وقت چاندی کی طشتریاں استعمال نہ کی جائیں۔ نیز بتایا۔ کہ ۱۹۳۷ء سے اس وقت تک ۳۳ آدمی بغاوت کے الزام میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

شملہ ۲۴ جون۔ یونینسٹ پارٹی کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ملاپ ۲۱۔ ۲۲ جون میں میر مقبول محمود صاحب۔ ملک برکت علی صاحب اور ایک ہندو وزیر سے منسوب کر کے بیانات شائع کئے ہیں۔ کہ اب مسلم یونینسٹ گروپ ختم ہو گیا ہے۔ لیکن یہ تینوں اصحاب بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ملاپ کے کسی نامہ نگار کو نہ ملاقات کرنے کا موقعہ دیا۔ اور نہ کوئی بیان

لنڈن ۲۴ جون۔ کل دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ برطانوی جہازوں پر سپین میں جو تازہ بمباری کی گئی ہے وہ دیدہ دانستہ حملہ ہے۔ اور ان وعدوں کے سراسر خلاف ہے۔ جو باغی حکومت نے برطانیہ سے کئے تھے۔ حکومت برطانیہ اس کے متعلق باغی حکومت سے جواب طلب کرنے والی ہے جس کے بعد مناسب کارروائی کی جائے گی۔ اس پر مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ کیا یہ جواب طلبی صرف باغی حکومت سے ہی ہو گی۔ یا حکومت اٹلی اور جرمنی سے بھی جو حملہ آور طیاروں کی مالک ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ان طیاروں کو بھی انہی اسلحہ میں شمار کیا جائے گا۔ جو غیر حکومتیں ہسپانیہ کے کسی فریق کو بھیجتی ہیں۔

لاہور ۲۴ جون۔ حکومت پنجاب کے اعلان کے مطابق رات کے دس بجے تحریک شہید گنج کے قیدی رہا کر دئے گئے

الہ آباد ۲۴ جون۔ حکومت یو۔ پی تین سیاسی نظربندوں کو رہا کرنا چاہتی تھی۔ مگر مرکزی حکومت نے مداخلت کر کے اسے اس سے روک دیا کیونکہ یہ تینوں یو۔ پی کے نہیں ہیں۔ اب ان تینوں کو دہلی جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے

شملہ ۲۴ جون۔ حکومت ہند نے ۱۹۳۱ء میں کاغذ اور کاغذ کے مصالحہ کی درآمد پر محصول میں جو ۲۵ فیصدی اضافہ کر دیا تھا۔ ٹیرف بورڈ کی سفارش پر اب اسے معاف کر دیا ہے۔

سری نگر ۲۴ جون۔ زمینداروں کو محکمہ زراعت سے بیج اور پودے وغیرہ خریدنے کے لئے درخواست پر جو کورٹ فیس لگانا پڑتا تھا۔ مہاراجہ صاحب نے وہ معاف کر دیا ہے۔

لاہور ۲۳ جون۔ سناتن دھرم پرتی ندی سبھا کے زیر اہتمام مہاشہ کرشن کی صدارت میں ہندوؤں اور سکھوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مارگیج بل اور ساہوکارہ بل کے خلاف سخت تقریریں کی گئیں۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ حکومت پنجاب کے خلاف ایک منظم ایجی ٹیشن کی جائے اور اس کو تباہ کرنے کے لئے رائے عامہ پیدا کی جائے

شملہ ۲۴ جون۔ پنجاب اسمبلی میں ساہوکارہ رجسٹریشن بل بھی سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ اور رائے بہادر مکند لال پوری کی طرف سے اسے پبلک کی رائے معلوم کرنے کے لئے مشتہر کرنے کی جو تحریک پیش ہوئی تھی۔ وہ رائے شماری کے بغیر ہی گر گئی۔

لنڈن ۲۳ جون۔ ہاؤس آف کامنز میں دریافت کیا گیا۔ کہ آسٹریا کے قرضوں کے متعلق جرمنی نے جو اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق حکومت برطانیہ کیا کارروائی کرے گی۔ چانسلر آف ایکسچیکر نے کہا کہ برطانوی حکومت اور جرمن نمائندوں میں اس سوال کے متعلق تبادلہ خیالات ہو رہا ہے۔ اس لئے فی الحال قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا

لنڈن ۲۴ جون۔ آج کے برطانوی اخبارات میں پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ اگر حکومت برطانیہ نے ہندوستان میں زبردستی فیڈریشن کے نفاذ کی کوشش کی۔ تو اس سے دونوں ملکوں میں سخت تصادم ہو گا۔ ہندوستان برطانیہ کی موجودہ غیر ملکی پالیسی کے سخت خلاف ہے۔ اور اس وجہ سے آئندہ جنگ میں ہم برطانیہ کا ساتھ نہیں دیں گے۔

لاہور ۲۴ جون۔ پریس بل کے خلاف لاہور کے اخبار نویسوں نے وزیر اعظم سے ملنے کی جو درخواست کی تھی اسے منظور کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اتوار ½ ۳ بجے کا وقت مقرر کیا ہے

شملہ ۲۴ جون۔ آج پنجاب اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ عنقریب زراعت پیشہ ساہوکاروں پر پابندیاں لگانے کے لئے بھی ایک بل پیش کیا جائے گا تا بڑے بڑے زمیندار چھوٹے زمینداروں پر ظلم نہ کر سکیں۔

سورت ۲۳ جون۔ دریائے تاپتی میں خوفناک سیلاب آ رہا ہے بہت سے پل بہہ گئے۔ سڑکیں ٹوٹ گئیں۔ کرساول میں ایک جگہ زمین شق ہو گئی۔ جس سے ۲۵ فٹ گہرا گڑھا پیدا ہو گیا۔ زمین میں جھٹکوں کی وجہ سے پہاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں۔

کراچی ۲۵ جون۔ دریائے سندھ کا سیلاب خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے سکھر شکارپور روڈ پانی میں ڈوب گئی ہے۔ آمد و رفت بند ہے۔ پانی ریلوے لائن کی طرف بڑھ رہا ہے جسے بچانے کے لئے ایک نیا بند تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جس پر ۶۲۰۰ مزدور کام کر رہے ہیں۔ ریت کی ایک لاکھ بوریاں بہہ گئی ہیں۔ اور اب اتنی ہی اور مہیا کی جا رہی ہیں۔